مدّو جزر

میری نگاہیں جو مضطرب ہیں دل و جگر پر عتاب ہوگا
یہ عارضی اضطراب آخر کو مستقل اضطراب ہو گا!

کوئی منجم سے پوچھ آئے فلک سے کیوں ٹوٹتے ہیں تارے
مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ اِک نیا انقلاب ہوگا

اُٹھو! دھندلکوں سے جگمگاتی فضائیں پھر جلوہ تابِ ہوں گی
شفق کی سرخی یہ کہہ رہی ہے کہ اب طلوعِ آفتاب ہوگا

یہ گردشِ وقت کہہ رہی ہے کہ وقت کے منتظر رہو تم
کسی کی پیری چمک اُٹھے گی کسی کا رسوا شباب ہوگا

جو سُن سکو! ہوش دل سے سُن لو! کہ خونِ ماضی پکارتا ہے
زمیں سے پھوٹے گی آگ ایسی کہ آسماں آب آب ہوگا

یہاں لٹی تھی کسی کی عصمت یہاں گرا تھا لہو کسی کا
وہاں جلائے گئے تھے انساں ہر اِک کسی کا حساب ہوگا

تمہاری عقل و خرد تمہاری ہی ذلتوں کا سبب بنے گی
میرا جنوں پھر میرا جنوں ہے، میرا جنوں کامیاب ہوگا

تمہاری رحمت سے بڑھ کے میرے گناہ میرے قریب تر ہیں
میرے گناہوں کو زندگی دے کہ یہ بھی کارِ ثواب ہوگا

ابھی تو تم قادیاں کے فتنے غلام احمد کو رو رہے ہو
سُنو گے جانباز چند دنوں تک اک اور "اہلِ کتاب" ہوگا

جانباز مرزا مرحوم

روزنامہ آزاد، لاہور، "احتجاج نمبر، ۵- جون ۱۹۵۱ء